فیصلۂ شرعیہ دربارۂ مداریہ

میثم قادری

ناشر
محمد معظم بیگ رضوی
بخار پورہ پُرانہ شہر بریلی شریف موبائل نمبر 9219549711

فیصلۂ شرعیہ
دربارۂ مداریہ

مرتب

حاجی محمد غوث خاں حامدی رضوی بریلوی

ناشر

محمد معظم بیگ رضوی

بخارپورہ پرانہ شہر بریلی شریف

موبائل نمبر 9219549711

نام کتاب:۔ فیصلۂ شرعیہ دربارۂ مداریہ

مرتب:۔ حاجی محمد غوث خاں حامدی رضوی بریلوی

ناشر:۔ محمد معظم بیگ رضوی

کمپوزنگ:۔ مولانا محمد شفیق الحق رضوی، موبائل نمبر 9997662550

پرنٹرس: فائزہ پرنٹرس (عرشی)
بریلی 9368643470, 8475955061

سن اشاعت:۔ ۲۰۱۴ء

تعداد:۔ ۱۰۰۰

نوٹ

اگر کسی صاحب کو اردو، عربی، فارسی یا ہندی، انگریزی یا اردو میٹر کو ہندی میں تبدیل کرانا ہو تو ضرور ایک بار خدمت کا موقع دیں۔

اس نمبر پر رابطہ کریں، 9997662550

پتہ

چک محمود ثقلین نگر (رضا نگر) پرانا شہر بریلی

دوبارہ کیوں؟

سلسلے کے سوخت و اجرا سے بحث نہیں۔ بحث ایمان و عقائد اہلسنت کی ہے۔ جب ایمان ہی رخصت ہو گیا۔ تو سلسلۂ طریقت کی کیا حقیقت؟ ایمان اصل ہے سلسلہ اس کی فرع۔ شریعت "قانون" ہے طریقت اس کا راستہ۔ سچ کہا حضور سیدی ابوالحسین نوری میاں قدس سرہٗ نے شریعت درخت ہے۔ طریقت اس کا پھل۔ جب درخت ہی نہیں۔ تو پھل کس پر آئے گا؟ بغیر پھل کا درخت تو ہو سکتا ہے۔ مگر بغیر درخت کے پھل نہیں ہو سکتا ہے۔

کسی بزرگ کا یہ قول کتنا معتبر، کتنا دل پذیر، کتنا عمدہ اور کتنا قرین قیاس ہے کہ "شریعت بال ہیں اور طریقت مانگ۔ جب سر میں بال ہی نہیں ہوں گے تو مانگ کہاں اور کیسے نکالو گے"؟ جو طریقت کے مقام سے گرتا ہے وہ شریعت کی منزل میں ٹھہر سکتا ہے۔ لیکن جو شریعت کے ایوان سے گرا وہ سیدھا جہنم میں گیا۔ اسلام کی تاریخ میں کتنے وہ افراد ہیں جو عقائد باطلہ اور خیالات فاسدہ کے سبب خارج از اسلام قرار پائے۔ ان کا نمازیں پڑھنا، تلاوت کرنا، اللہ اللہ کرنا، تسبیح گردانا جبہ و دستار میں ملبوس ہونا دنیا، و آخرت میں ان کے کسی کام نہ آ سکا۔ کتنے وہ ہیں کہ جو انبیاء کو افضل الانبیاء، سید المرسلین، آقائے کائنات، خاتم الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر فضیلت و فوقیت دینے کے سبب رائندۂ درگاہ الٰہی قرار پائے۔ کتنے لوگ خلیفۂ چہارم فاتح خیبر، سیدنا مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضرات شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر فضیلت و برتری دینے کے قصور میں ذلیل و خوار ہوئے۔ جب ایمان رخصت ہو جاتا ہے تو اعمال کام نہیں آتے۔ روحانیت بے

مقصد، تسبیح وتہلیل اور دلق وسجادہ سے کوئی فائدہ نہیں۔

اس دور کے گمراہ اور فسادی فرقوں میں ایک فرقہ ''فرقۂ مداریہ'' بھی ہے۔جس کے اکابر واسلاف نے شیخ بدیع الدین قطب المدار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی محبت کے پردے میں اللہ ورسول جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان رفیع میں تنقیص توہین کے مہلک تیر برسائے رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کی ذاتِ بے مثال پر حضرت شاہ مدار کو فوقیت دی۔مظہر ذات رسالت، جلوۂ شان قدرت، سید الاولیاء، تاج الاصفیاء، محبوب سبحانی حضور سیدنا غوث اعظم جیلانی بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عظمت وشوکت ورفعت کا تحریری وتقریری انکار کیا۔علماء اہل سنت سے ان مداریہ کی کفری عبارات پر استفتاء کیا گیا۔جیّد علماء حق نے ان کی عبارات واقتباسات کی بنا پر حکم کفر عائد کیا۔جو کتابی شکل میں آپ کے ہاتھوں میں ہے۔جاہل مداریوں نے قبول حق و اطاعت حکم کے بجائے مزید ہنگامہ آرائیاں کیں۔جا بجا اعلیٰ حضرت، عظیم البرکت کی توہین، سرکار غوث اعظم کی مذمت، فتاویٰ شرعیہ کا صریحی انکار، بات بات پر لغو وکذب اور بیہودہ گوئی کی یلغار، چھوٹی چھوٹی، چندورقی، جھوٹی کتابوں میں جھوٹ کی بھرمار۔کہ ''رضوی مناظرہ ہار گئے۔ہم فتحمند ہوئے۔فیصلہ ہمارے حق میں ہوا'' لعنۃ اللہ علی الکاذبین ولا حول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم

ان جاہل مداریوں میں کوئی، فارغ التحصیل فاضل اور سنجیدہ و باوقار شخصیت ہو تو اس سے بات بھی کی جائے۔ان کے گروگھنٹال کا یہ عالم کہ دوران بحث ومناظرہ اس کے بدن پر مارے خوف کے کپکپی طاری تھی۔اس کے ہوش فاختہ تھے۔اور کمال علم کا یہ عالم کہ فارسی جملہ ''او'' ''می گوید'' کو ''آدمی گوید'' پڑھ رہا تھا۔مداری شور مچاتے ہیں کہ مناظرۂ اجمیر کا کوئی فیصلہ نہیں ہوا، یہ

سراسر جھوٹ ہے جو اس مناظرے کا نتیجہ اور فیصلہ ہے وہ زیر نظر کتاب کی شکل میں آپ کے ہاتھوں میں ہے۔پڑھئے غور کیجئے اور ان کی جہالت وحماقت و ضلالت پر ماتم کیجئے۔بہتوں کو ہدایت نصیب ہوئی۔کتنے مداری ان جاہل مداری پیروں کے دام فریب سے بچکر بہ توفیق الٰہی سلسلۂ قادریہ میں داخل ہو گئے۔اس کتاب کو پڑھ کر ہزاروں نے توبہ کی، یہ سب دیکھ کر مداری پیروں میں مزید بوکھلاہٹ آئی اور انہوں نے اہل حق، اہل شرع، اہل علم، اور اہل رضا پر مذمت واہانت کے تیر مزید تیزی سے برسانا شروع کئے۔ادھر ان سے رشتہ وبیاہ میں بھی لوگ سبقت کرنے لگے۔جلسوں میں علماء حق، علماء اہل سنت کی کھل کر مذمت کرنا مداریوں نے اپنا حسین مشغلہ بنالیا۔اعلیٰ حضرت اور مسلک اعلیحضرت کا بیہودہ الفاظ میں مذاق اڑانا ان کے جلسوں کا جزء بن گیا۔ان تمام حالات وکوائف کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے ارباب فہم وفراست اور مبلغین مسلکِ اعلیٰ حضرت نے باہمی مشاورت سے یہ طے کیا کہ مداریوں کی سرکوبی اور مداریت کے سدّباب کے لئے ضروری یہ ہے کہ اس کتاب ''فیصلہ شرعیہ دربارۂ مداریہ'' کو من وعن، بلاکم وکاست دوبارہ شائع کر دیا جائے تاکہ عوام وخواص ان کے عقائد اور ان پر حکم شرع پڑھ کر خود فیصلہ کریں کہ یہ کون ہیں؟ کیا ہیں؟ ان سے تعلقات قائم رکھے جائیں۔یا نہیں؟

خدائے کریم بطفیل رسول رحیم اہل سنت کو منکرینِ غوث اعظم کے فتنہ و فساد سے محفوظ رکھے اور کتاب ھذا کو مقبولِ عوام وخواص نیز وجہِ ہدایت ورہنمائی بنائے آمین یارب العلمین بجاہ سید المرسلین علیہ افضل الصلوات والتسلیم۔

محمد معظم بیگ رضوی

بخار پورا پرانہ شہر بریلی

دیباچہ

نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم

چند سال قبل کی بات ہے کہ پیرانِ مکنپور جو اپنے کو حضرت سیدنا شاہ بدیع الدّین مدار رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی جانب منسوب کر کے ''مداری'' کہلاتے ہیں انہوں نے اپنی تقریروں میں کھلے عام حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کی شان وعظمت میں ایسے توہین آمیز کلمات استعمال کئے جو محبانِ غوث اعظم کے لئے انتہائی نا قابل برداشت اور سخت غم وغصے کا باعث تھے ان کی اس ناروا جسارت کی بنا پر'' عوام قادری'' اور'' پیران مداریہ'' کے درمیان ایک طویل ''اشتہاری معرکہ'' برپا ہوگیا جب یہ جنگ طویل ہوگئی تو علمائے اہلسنت کو اس کی جانب متوجہ ہونا پڑا انہوں نے پیران مکنپور کی مکمل معلومات حاصل کرنے کے لئے ان کی لکھی ہوئی کتابوں کا مطالعہ کیا اس سے ان پر ہولناک انکشاف ہوا کہ پیران مداریہ حضرت شاہ مدار کی تعریف وتوصیف کے جوش میں نہ صرف اہانت غوث اعظم کے ہی مرتکب ہوئے بلکہ ایمان کی حدود کو پھلانگ کر کفر وضلالت کی وادیوں میں داخل ہو گئے ہیں تو علمائے اہل سنت نے پیران مداریہ کو ان کے کفریات کی جانب متوجہ کیا اور حکم شرع کے مطابق ان سے رجوع کا مطالبہ کیا مگر پیران مداریہ حکم شریعت پر سرخم کرنے کے بجائے مزید ہٹ دھرمی پر اتر آئے اور انہوں نے علمائے اہل سنت کو مناظرہ کا ''چیلنج'' دیدیا تو آخر علمائے اہل سنت نے اتمام حجت اور تکمیل فرض کے لئے ان کے چیلنج مناظرہ کو منظور کر لیا تو پیران مداریہ نے بطور

''ثالث'' حضرت مولانا ''سید محمد ہاشمی میاں صاحب'' کا نام پیش کیا چونکہ ہاشمی میاں صاحب کا تعلق'' کچھوچھہ شریف'' کے اس مقدس خاندان سے ہے جس نے ہر دور میں حق وصداقت کا پرچم بلند کیا اور دنیا کی بڑی سے بڑی مصلحتوں کو بھی حقانیت کی سربلندی کے لئے قربان کر دیا اس لئے بریلی شریف سے علامہ اختر رضا خانصاحب ازہری میاں اور حضرت علامہ مدنی میاں صاحب کچھوچھہ اور حضرت علامہ سید تنویر اشرف صاحب جبلپوری و محمد انتخاب صاحب قدیری و دیگر علمائے کرام تشریف فرما تھے اور سیکڑوں سننے والے مسلمان اس ہال میں جمع تھے تو علمائے اہل سنت نے اپنی جانب سے شیر قادریت حضرت علامہ مختار احمد ایم۔اے بہیڑی ضلع بریلی کو'' مناظر'' منتخب کیا اور پیران مداریہ نے اپنا مناظر ڈاکٹر مرغوب عالم مداری مکنپوری، ساکن'' حال پرتاپور چودھری'' ضلع بریلی کو بنایا اور مناظرہ ہوا جس میں وہ اپنی کسی عبارت کو بے داغ اسلامی عبارت (ثابت) نہ کر سکے جس سے کھلی شکست دیکھ کر یہ بولے۔ان پر علماء سے فتوٰی لیکر جو حکم ہمیں آپ دینگے وہ منظور ہوگا اس پر جانشین حضور مفتی اعظم صاحب نے اپنے مناظر سے پچاس سے زائد مفتیان کرام کے فتوے ان کی عبارتوں پر لئے ہوئے سید ہاشمی میاں صاحب کی بارگاہ میں پیش کرنے کا حکم فرمایا مگر جناب ہاشمی میاں نے انہیں دیکھ کر یہ کہتے ہوئے ٹالدیا کہ ''حضرت مدنی میاں صاحب'' کے ذریعہ فتوے حاصل کئے جائیں گے اور ان کے مطابق فیصلہ ہوگا چنانچہ اس وقت دونوں فریقوں کے دستخطوں کے ساتھ متنازعہ عبارات کے متعلق'' ایک استفتاء'' مرتب کر کے'' مدنی میاں صاحب'' کے حوالے کر دیا گیا

اور ہاشمی میاں صاحب نے کھڑے ہوکر یہ اعلان کر دیا کہ ایک ڈیڑھ مہینہ میں اس مناظرہ کا فیصلہ کر دیا جائیگا۔ مگر اب تک سات سال میں بھی فیصلہ نہیں دیا گیا جب کہ پیران مداریہ نے ایک ستم یہ بھی ڈھایا ہے کہ اس استفتا میں نقل شدہ عبارت نمبر ۵ کو اپنی مقتدر کتب میں خانوادہ اشرفیہ کے جدامجد حضور سید مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی ''علیہ الرحمۃ والرضوان'' کی جانب منسوب کر دیا ہے اس عبارت کے متعلق کچھوچھہ شریف کے دارالافتاء نے اس عبارت پر جو حکم لگایا وہ بھی اس کتاب میں شامل ہے جس فتوے کا ''فوٹو اسٹیٹ'' اور کتب مداریہ کی عبارات کا فوٹو اسٹیٹ جن میں مداریوں نے نہ صرف حضور مخدوم اشرف کی جانب منسوب کر کے پورے سلسلہ ''اشرفیہ'' پر سخت حملہ کیا ہے وہ سب جناب سید ہاشمی میاں کی بارگاہ میں پیش کر دیا اس کو دیکھ کر بھی سید محمد ہاشمی میاں صاحب بالکل خاموش ہی رہے اور انہوں نے اپنے جدامجد پر مداریوں کے اس کھلے ہوئے افترا کی تردید کرنا بھی گوارہ نہیں کی۔ یہ سارے معاملات جب محترم المقام حضرت مولانا مولوی سید ظفر الدین صاحب اشرفی الجیلانی سجادہ نشین و متولی درگاہ ''مخدوم اشرف سمنانی کچھوچھہ شریف'' کے سامنے آئے تو ان کا ''اشرفی خون'' اپنے خاندان کی عظیم روایات کی یہ کھلی ہوئی پائمالی، اپنے جدامجد پر یہ نفرت انگیز بہتان عظیم اور اپنے سلسلے کی یہ واضح بے حرمتی برداشت نہیں کر سکا اور انہوں نے ان مداریوں کو لکھا کہ تم نے یہ عبارت جھوٹی ہمارے جدامجد پر جو گڑھی ہے اس کا ثبوت دو تو ان سے بھی ان مداریوں نے گڑ، بڑ، باتیں کیں، تو حضرت نے اپنی جانب سے مداریوں کی عبارات کے متعلق مفتیان اہل سنت،

کے فتاویٰ کو شائع کر کے دنیا کو یہ بتا دیا کہ اب بھی خانوادہ اشرفیہ میں ایسے مجاہدین موجود ہیں جو تمام تر مصلحتوں کو پس پشت ڈالکر ہمہ وقت پرچم حق و صداقت لہرانے کے لئے تیار رہتے ہیں۔ یہ یقیناً حضور سیدنا سید مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی رضی اللہ عنہ کی کھلی ہوئی ''کرامت'' سب کے سامنے ہے۔ جب حضرت ''مدنی میاں'' صاحب اور حضرت ''ہاشمی میاں'' صاحب نے اپنی مصلحتوں کی خاطر اظہار حق اور اعلان صداقت کرنے سے گریز کیا تو انہوں نے اپنے ہی ایک دوسرے شہزادے سے یہ فریضہ ادا کرا کر ان مداریوں کا فیصلہ کرادیا۔

سبحان اللہ کچھوچھہ شریف کے عظیم المرتبت شہزادے سجادہ نشین، کی بارگاہ کا یہ فیصلہ مفتیان کرام کے فتاوی کی شکل میں آپ کے ہاتھوں میں ہے حق پسندوں کے لئے یہ فتاویٰ یقیناً باعثِ ہدایت ہوں گے ہاں جن کے دلوں پر مہر لگ چلی ہے وہ تو کسی بھی حال میں واپس نہیں آ سکتے۔ فقط

اقبال احمد

از: مولانا سید شاہ ظفر الدین اشرف اشرفی الجیلانی

سجادہ نشین ومتولی آستانہ عالیہ درگاہ کچھوچھہ شریف

پوسٹ بسکھاری شریف ضلع فیض آباد۔یو۔پی۔

یکم صفر المظفر ۱۴۰۹ھ

مطابق ۱۴ر ستمبر ۱۹۸۸ء

نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

فقیر شہزادۂ سمنان، خادم آستانۂ معلیٰ سید نا سید شاہ مخدوم اشرف جہانگیر علیہ الرحمۃ والرضوان کے پاس ایک رجسٹری پہنچی جس میں سوال وجواب کی شکل میں ایک فتویٰ تھا جس میں میرے ’’اجداد کرام علیہم الرحمۃ والرضوان‘‘ کے سلسلے کی ’’لطائف اشرفی‘‘ نامی کتاب مرتبہ ’’حضرت شیخ نظام الدین یمنی علیہ الرحمۃ والرضوان‘‘ کی ایک عبارت لکھ کر حاصل کیا گیا تھا۔ اور حوالہ کتاب ’’میلا دزندہ شاہ مدار‘‘ مصنفہ ذوالفقار علی قمر مداری مکن پوری، کے ص ۲۷ سطر ۱۴ سے لکھا گیا تھا کہ

’’لطائف اشرفی میں سید مخدوم اشرف سمنانی علیہ الرحمۃ والرضوان نے لکھا ہے کہ حضرت خاتم النبیین علیہ افضل الصلوۃ والتسلیم زمانۂ نبوت سے پہلے درجۂ قطب المدار پر تھے‘‘۔

اس پر شرعی جواب ’’مفتی عبدالجلیل صاحب اشرفی، خادم دار الافتاء

اشرف درگاہ معلیٰ کچھوچھہ شریف مورخہ ۱۲ر جمادی الاخریٰ ۱۴۰۵ھ کا لکھا ہوا تھا کہ یہ عبارت کفری ہے اور ایسا شخص گمراہ بدعتی ہے اور مسلک اہل سنت وجماعت سے خارج ہے نہ اس کا سلسلۂ طریقت باقی رہا نہ اس کے ہاتھوں پر مرید ہونا جائز رہا۔

اور حقیقت میں یہ عبارت ’’لطائف اشرفی‘‘ میں قطعاً سرے سے ہے ہی نہیں۔ بلکہ یہ مداریوں کا سیدنا حضرت سید مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی علیہ الرحمۃ والرضوان پر بہتان عظیم اور کذب صریح ہے جس سے انکا دامن پاک ہے۔

لہذا اس صریح توہین آمیز عبارت کو پڑھ کر فقیر نے ’’ذوالفقار علی قمر مکنپوری‘‘ کو لکھا کہ تم نے اپنی کتاب ’’میلا دزندہ شاہ مدار‘‘ میں جو عبارت ’’لطائف اشرفی‘‘ کے حوالے سے لکھی ہے وہ بالکل جھوٹ وفریب ہے اور تمہارا ہمارے بزرگوں پر یہ کھلا ہوا بہتان عظیم ہے۔ لہذا تم ثابت کرو کہ تم نے ’’لطائف اشرفی‘‘ کے حوالے سے جو بات اپنی کتاب میں لکھی ہے وہ من وعن لطائف اشرفی کے کس لطیفے اور صفحہ پر ہے اور اگر تم ثابت نہ کر سکے اور ہرگز نہ ثابت کر سکو گے تو میں تم پر کچہری میں دفعہ ۵۰۰ کا دعویٰ دائر کر کے قانونی چارہ جوئی کرونگا۔ اس کے بعد جو ان کا جواب آیا تو اس میں مزید سفاہت، جہالت، حماقت وگمراہی کا انبار نظر آیا۔ معاً اس کا جواب یہاں سے بالتفصیل بھیجا گیا اور مزید دفعات قائم کرنے کی وضاحت بھی کی گئی اور مزید تاکید کی گئی کہ تم لطائف اشرفی کی وہ عبارت پیش کرو جس کو تم نے ثبوت کے طور پر لطائف اشرفی کے حوالے سے لکھ کر فریب دینے کی سعی لا حاصل کی ہے۔ لیکن افسوس کہ تا ہنوز اس کا ثبوت ’’مداری

حضرات" نہ دے سکے اور انشاء اللہ العزیز تا قیام قیامت نہ دے سکیں گے لیکن
اتمام حجت کے لئے میں نے مزید ان مداریوں کو مہلت دی کہ یا تو تم ثبوت دو یا
پھر اپنی غلطی کا اقرار کر کے رجوع کرو کافی انتظار کے بعد میں ان پر قانونی چارہ
جوئی کے لئے سوچ ہی رہا تھا کہ میرے سامنے اجمیر شریف بیت النور کے
مناظرہ میں حضرت علامہ و مولانا اختر رضا خاں صاحب ازہری جانشین حضور
مفتی اعظم ہند نے ستر یا اٹھتر علماء ذوی الاحترام و مفتیان عظام کے گرانقدر
فتوے جو مداریوں کی مطبوعہ کتابوں سے نقل کردہ دس یا گیارہ عبارتوں پر مشتمل
"کفر کے فتوے" تھے۔ اپنے مناظرے سے "حکم" کے سامنے پیش کرنے کا حکم
صادر فرمایا تھا۔ وہ "فتاویٰ" میرے سامنے آ گئے۔ جن اللہ کے نیک بندوں نے
وہ فتوے مجھے دکھائے ارحم الراحمین جل مجدہ ان پر اپنا کرم خاص فرمائے اور بے
شمار رحمتیں نازل فرمائے۔

فتاویٰ کو ملاحظہ کرنے کے بعد میں نے اپنے طور پر یہ فیصلہ کیا کہ دنیاوی
کچہری میں "ان مداریوں" پر اپنے بزرگوں کی توہین کے سلسلے میں جس دعوی کا
ارادہ کر رہا تھا تو دنیاوی عدالتوں کے فیصلے سے کہیں عظیم تر "شرعی عدالت" کا
فیصلہ میری نگاہوں کے سامنے آ گیا تو کیوں نہ اس "شرعی عدالت" کے عظیم تر
فیصلے کو شائع کر کے عام کر دیا جائے تا کہ سبھی عام و خاص اس سے مستفید ہوں۔
اور "مداریوں" کی اصل حقیقت بھی سامنے آ جائے اس لئے میں یہ فتویٰ مع
تصدیق طبع کرا کر اپنے حکم سے شائع کر رہا ہوں۔

فقیر سید ظفر الدین اشرف
سجادہ نشین درگاہ کچھوچھہ شریف

استفتاء

سوال:۔ کیا فرماتے ہیں علمائے احناف (رحم کرے اللہ تعالیٰ آپ لوگوں پر اور
برکت دے علم میں کہ فیض پہنچاتے ہیں علم سے اپنے خلائق) کو اس قول میں کہ
زید ایک پیر ہے اور خود کو مفتی اعظم مشہور کرتا کراتا ہے۔ اس نے ایک کتاب لکھی
ہے، اس کتاب میں عمرو پیر کی ایک کتاب کا حوالہ دیا کہ فلاں پیر نے اپنی کتاب
میں لکھا ہے کہ "حضور صلی اللہ علیہ وسلم زمانۂ نبوت سے پہلے درجۂ قطب المدار
پر تھے"۔ لہذا زید و عمرو کی اس عبارت سے قرآن و حدیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم
کی کھلی ہوئی تکذیب و توہین ہو رہی ہے کیوں کہ قرآن کریم میں فرمان رب ہے
کہ وَ اِذْ اَخَذَ اللّٰہُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ الخ یعنی رب قدیر روز میثاق میں تمامی پیدا
ہونے والوں سے وعدہ لے رہا ہے کہ میرے نبی محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم پر ایمان لاؤ گے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ حضور شافع یوم النشور روز میثاق
سے قبل بھی نبی تھے جب تو یہ عہد لیا گیا اور "نبی" کا لفظ صاف دلالت کر رہا ہے
اس کے علاوہ خود حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کُنْتُ نَبِیًّا وَ اٰدَمُ بَیْنَ
الْمَاءِ وَالطِّیْنِ۔ یعنی میں اس وقت بھی نبی تھا جب آدم علیہ السلام پانی اور مٹی میں
تھے۔ اس کے علاوہ حضور شافع یوم النشور نے مزید فرمایا کُنْتُ نَبِیًّا وَ اٰدَمُ بَیْنَ
الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ۔ یعنی میں اس وقت بھی نبی تھا کہ جب آدم علیہ السلام کا روح
اور جسم بھی نہیں بنا تھا اور پھر فرمایا "کُنْتُ نَبِیًّا وَ کَانَ اٰدَمُ مُنْجَدِلٌ فِیْ طِیْنِہٖ"
یہ تینوں ارشاد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم سے صاف ظاہر ہے کہ حضور ہمیشہ ہی

سے نبی ہیں۔ظاہر ہے کہ جب سیدنا عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے تو مخالفین نے
سیدہ مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا کہ تمہاری شادی تو ہوئی نہیں پھر یہ بچہ کیسے
پیدا ہوا؟ اس وقت آپ نے جواب دیا کہ اس بات کا بچہ خود جواب دے گا۔اس
وقت آپ پنگوڑے میں جھول رہے تھے۔اس پر مخالفین نے کہا کہ یہ عجیب بات
ہے خیر بچے ہی سے پوچھتے ہیں۔جس وقت مخالفین نے پوچھا تو سیدنا عیسیٰ علیہ
السلام نے فصیح الفاظ میں فرمایا "قَالَ اِنِّی عَبْدُ اللّٰہِ اٰتٰنِیَ الْکِتٰبَ وَجَعَلَنِیْ
نَبِیًّا یعنی آپ نے فرمایا کہ میں اللہ کا بندہ ہوں اس نے مجھے کتاب دی اور مجھے نبی
بنایا۔تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے پنگوڑے میں اپنی نبوت کا اعلان فرمایا تو ان
سے افضل ہمارے حضور اور ساری مخلوق میں افضل۔تو کون سا وہ وقت ہے کہ
جس میں آپ نبی نہیں ہیں۔یہ رب کی مرضی ہے کہ اپنے حبیب سے اعلان
نبوت جس وقت اس نے چاہا کرایا۔لہذا عمرو پیر کے سلسلے میں مرید ہونا کیسا ہے
اور عبارت جو نقل ہوئی اس سے اس عمرو پیر کا سلسلۂ طریقت باقی رہا یا ختم ہو گیا۔
اور زید و عمرو پیر کے لئے شریعت مطہرہ کا کیا حکم ہے؟ فقط

سائل: محمد غوث خاں۔پرتاپوری بریلی

الجواب بعون الملک الوہاب:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ حبیبہ الکریم

حضور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم "اجسام" کی تخلیق
سے پہلے اپنی روح مقدس کی خلقت کے وقت سے "نبی" ہیں ایسا کوئی زمانہ نہیں

ہے کہ جس میں آپ کا "درجۂ قطب المدار" پر ہونا ثابت ہو۔یہ قول کہ آپ
"زمانۂ نبوت" سے پہلے "درجۂ قطب المدار" پر تھے غلط و باطل ہے، قول منکرو
بدعت ہے، مذہب اہل سنت و جماعت کا مخالف ہے، جو شخص اس کا معتقد ہے وہ
بدعتی ہے، مسلک اہل سنت و جماعت سے خارج ہے، نہ اس کا سلسلۂ طریقت
باقی رہ سکتا نہ اس کی سنیت محفوظ رہ سکتی۔لہٰذا زید و عمرو پیر دونوں بدعتی و گمراہ ہیں
نہ ان کا سلسلۂ طریقت باقی رہا نہ ان کے ہاتھوں مرید ہونا جائز رہا۔شرح فقہ
اکبر میں ہے:۔

قال الامام فخر الدین رازی الحق ان محمدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم قبل الرسالة ماكان على شرع نبی من الانبياء عليهم الصلوات
والتسليمات وهو المختار عند المحققين من حنيفة لانه لم يكن امة
نبی قط لكنه صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان فى مقام النبوة قبل
الرسالة وكان يعمل بما هو الحق الذى ظهر عليه فى مقام نبوته
بالوحى الخفى والكشوف الصادقه من شريعة ابراهيم عليه الصلوة
والسلام وغيرها كذا نقله القونوى فى شرح عمدة النسفى وفيه دلالة
على ان نبوة لم تكن منحصرة فيما بعد الاربعين كما قاله جماعة بل
اشارة انى انه من يوم ولادته متصف بنعت نبوته بل يدل حديث
"كنت نبيا و ادم بين الروح والجسد" على انه متصف بوصف النبوة
فى عالم الارواح قبل خلق الاشباح الخ۔والله تعالىٰ اعلم

العبد الضعیف العلیل محمد عبدالجلیل النعیمی الاشرفی
خادم دار الافتاء جامع اشرف درگاہ کچھوچھہ شریف

مورخہ ۱۲ جمادی الاخریٰ ۱۴۰۵ھ

(۲)

۱؎ نشانی مہر مفتی محمد عبد الجلیل نعیمی اشرفی

(۱)

خادم دار الافتاء جامع اشرف درگاہ کچھوچھہ شریف

۲؎ نشانی مہر دار الافتاء جامع اشرف

درگاہ کچھوچھہ شریف

---

(۳)

۳؎ الجواب صواب فقیر محمد ایوب نعیمی غفرلہ

خادم دار الافتاء جامعہ نعیمیہ مراد آباد

الجواب صحیح والمجیب نجیح واللہ اعلم

فقیر عبد الواحد قادری غفرلہ

خادم ادارہ شرعیہ بہار (پٹنہ ۶)

نشانی مہر صدر مفتی
ادارۂ شرعیہ بہار پٹنہ ۶
عبد الواحد قادری

استفتاء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العلمين والصلوة والسلام على رسوله محمد و اله و اصحابه اجمعين

کیا فرماتے ہیں علمائے دین شرع متین اس مسئلہ میں کہ خاندان مداریہ میں بیعت جائز ہے یا نہیں اور زید نے یہ کہا کہ خاندان مداریہ کی پیری مریدی جائز نہیں عمرو نے جواب دیا کہ زید کا خاندان قادریہ ناجائز، خاندان چشتیہ ناجائز ان کے پیر کا سلسلہ "سوخت" اُن کے دادا پیر کا سلسلہ سوخت اور مداریہ جائز ہے اور ان کے ثبوت دینے کو میں تیار ہوں آپ "سبع سنابل" شریف کو ملاحظہ فرمائیے زید کا یہ سوال ہے آیا یہ کتابیں جو عمرو نے پیش کی ہیں وہ جائز ہیں یا نہیں اور زید کا اعتقاد ان کتابوں پر نہیں ہے۔ اس مسئلہ کی تشریح بخوبی عنایت فرمائی جاوے کیونکہ عمرو شر کے اوپر آمادہ ہے۔

فقط والسلام مرجوعہ تاریخ ۹ ر ماہ محرم الحرام ۱۳۴۶ھ

مطابق ۱۰ جولائی ۱۹۲۷ء

الجواب اللهم هداية الحق والصواب:

صورت مسؤلہ میں سلسلۂ مداریہ کے متعلق حضرت "شیخ محقق مولانا عبد الحق محدث دہلوی علیہ رحمۃ اللہ القوی" کی کتاب مستطاب "اخبار الاخیار"

شریف مطبوعہ مجتبائی دہلی ص ۱۶۴ کی عبارت درج ذیل ہے:

''سلسلۂ او بسبب کبر سن یا جہتے دیگر بہ پنج وشش واسطہ اورا بحضرت رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم می پیوند دو بعضے مداریان بواسطہ اورا بحضرت منتسب دارند و بعضے چیز ہائے دیگر گویند کہ اصلے ندارد واز دائرۂ شریعت وطریقت خارج است واللہ اعلم۔''

یعنی ''حضرت بدیع الدین مدار قدس سرہ العزیز'' کا سلسلہ بوجہ کبرسنی یا کسی دوسری وجہ سے پانچ چھ واسطوں سے حضرت سید عالم محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ملتا ہے اور بعض مداری لوگ آپ کو بلا واسطہ ایوان رسالت سے منسوب کرتے ہیں اور بعض کچھ اور کہتے ہیں جس کی کوئی اصل نہیں ہے اور دائرہ شریعت وطریقت سے خارج ہے اور اللہ داناتر ہے۔اس عبارت سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت شیخ مدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق کچھ لوگ مبالغہ وافراط ناجائز سے کام لیتے ہیں اور وہ بھی آپ کے سلسلہ میں کہ ایسا ہے ویسا ہے جو خلاف شریعت وطریقت ہے، اسی افراط کا نتیجہ ہے کہ حضرت ''قدس سرہ'' کے وسائط سرکار رسالت تک متعین نہیں کئے جاسکتے کہ درمیان میں کتنے اور کون کون مشائخ ہیں۔ ''شیخ محقق'' جیسے محتاط نے بھی پانچ چھ بلاتعین کہا ہے اور ہم کو کسی تذکرہ میں حضرت ''مدار قدس سرہ'' کے بعد آپ کے خلفاء اور خلفاء کے خلفاء الیٰ یومنا ہذا، کا حال نہ ملا اور چونکہ شرط بیعت یہ ہے کہ سلسلہ بیعت کا تسلسل قائم و معلوم ہو لہٰذا اگر زید اس قوت شرط کی بناء پر مشروط سے معترض ہے تو کیا مضائقہ۔ واللہ تعالیٰ اعلم اور سلاسل عالیہ طیبہ طاہرہ قادریہ و چشتیہ کا شجرۂ مبارکہ وہ ہے

جس کو بلا مبالغہ کہہ سکتے ہیں ''کشجرة طيبة اصلها ثابت وفرعها فی السماء'' کی تجلیاں اس سدابہار شجرہ کی پتی پتی سے ہویدا۔ان دونوں شجروں کا تسلسل بعونہ تعالیٰ متواترات اہل اسلام سے ہے۔جس کی نہایت نفیس وجلیل بحث ''علامہ سیوطی'' نے ''اتحاف الفرقہ باتصال الخرقہ'' میں فرمائی ہے،بہر حال ان سلاسل علیہ کے تسلسل کا انکار حقیقتاً انکار متواتر وخرق اجماع ہے جو اگر ناواقفی سے ہے تو جہل وجرأت ہے اور دانستہ بغرض تخفیف سلسلہ طیبہ ہے تو بطالت وضالت ہے۔والعياذ بالله تعالىٰ من الجهلِ و الضلالةِ هذا ما عندی و العلم عند الله تعالىٰ اور ''سبع سنابل'' کے نام سے کوئی کتاب نہیں دیکھی ہے۔فقط

کتبہ عبیدہ العاصی

فقیر ربہ واسیر ذنبہ ابوالمحامد سید محمد الاشرفی

الجیلانی خادم الحدیث الشریفة فی الجماعة الکائنة بحضرة کچھوچھہ المقدسة (ضلع فیض آباد)

۲۸ / جمادی الاولیٰ ۱۳۴۶ھ۔

الجواب:

عمرو کے جواب سے اس کی بدتمیزی وجہالت اور ضد ونفسانیت آشکارا ہے۔حضور سیدنا بدیع الدین مدار علیہ الرحمة والرضوان ونفعنا الله تعالىٰ ببرکاته و قدسنا باسراره کا سلسلۂ عالیہ باقی نہ رہا ''سبع سنابل'' شریف میں اس قول کو بعض حضرات سے نقل فرمایا اس بناء پر جو شخص اس سلسلہ میں بیعت کو

ناجائز جانتا ہے وہ اپنے لئے قدوہ رکھتا ہے مگر یہ جاہل جو خاندان قادریہ چشتیہ ہی
کو ناجائز بتاتا اور ان سلاسل عالیہ میں بیعت کو ناجائز کہتا اور ان کے مشائخ کا
سلسلہ سوخت بتاتا ہے سخت گستاخ، نرا جاہل، نفس سرکش کا بندہ، دہن گندہ ہے
اسے اپنے سے ضد و نفسانیت اس افتراء و تہمت سے توبہ و رجوع چاہئے واللہ
تعالیٰ اعلم۔ فقیر مصطفےٰ رضا قادری عفی عنہ۔

الجواب صحیح واللہ تعالیٰ اعلم فقیر امجد علی اعظمیٰ عفی عنہ

---

۷۸۶ بلا شبہ سلسلۂ مداریہ سوخت ہے اور خود حضرت سیدنا بدیع الدین
مدار قدس سرہ نے سوخت فرمادیا۔ جب حضور کالپی شریف تشریف فرما ہوئے اور
وہاں کے صوبہ دار ''قادر شاہ'' بار، بار، بارگاہِ اقدس میں حصول فیض وزیارت
کے لئے حاضر آئے باریابی نہ ہوئی آخر بار معلوم ہوا کہ حضور تشریف فرما ہیں
مگر ملاقات نہ ہوگی۔ انہوں نے دراز گھوڑے پر اُچک کر دیکھا تو ایک جوگی سے
حضور باتیں فرما رہے تھے یہ بات ناگوار معلوم ہوئی اس پر حضرت مدار صاحب
قبلہ نے تلوار سے حملہ قادر شاہ پر کرنا چاہا اور حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم کی روح پرفتوح نے مدار صاحب کو اس سے روکا عرض کیا کہ فقیر کا ہاتھ تو اٹھ
چکا۔ تو حضرت سراج الدین کہ قادر شاہ کے پیر تھے انہوں نے عرض کیا کہ میری
آستین پر وار اُتار دیجئے حضرت مدار صاحب نے فرمایا ''من تراسوختم'' چنانچہ
حضرت سراج الدین کے سارے بدن پر چھالے پڑ گئے اور اسی سے انکے نام
کے ساتھ ''سوختہ'' معروف ہوگیا۔ حضرت ''سراج سوختہ'' نے فرمایا کہ من

سلسلۂ شمارا سوختم'' تو حضرت مدار صاحب نے فرمایا کہ ''من سلسلہ خود را خود
سوختم و کسے را خلافت نہ دادہ ام'' یہ حکایت ''سبع سنابل شریف'' میں ''حضرت
سیدی عبد الواحد بلگرامی قدس سرہ'' نے تحریر فرمائی۔ فقیر نے بوجہ علالت بلا
مراجعت اُسے تحریر کیا ورنہ کتاب کی عبارت بھی تحریر کر دیتا۔ اس طرح سلسلۂ
مداریہ ضرور سوخت ہے۔ حضرت مدار صاحب کے زمانہ حیات شریف ہی میں
حضور کے مریدین نے دوسروں سے بیعتیں کیں اگر سلسلہ سوخت نہ فرمادیا تھا تو
کیونکر جائز و روا ہوسکتا وہ شیوخ اور یہ مریدین سب کے سب آثم ہوتے اور معاذ
اللہ ارتداد بیعت پر اقدام کرتے۔ اور وہ مشائخ کرام اور خود حضرت سیدنا مدار
صاحب جائز رکھتے؟ مگر بات وہی ہے سلسلہ خود سوخت فرمادیا تھا۔ مداری اپنے
دعوے کے ثبوت میں اس حکایت کا ابطال کسی معتبر کتاب سے پیش کریں ''ہوس
خام سے باز آئیں۔ حضرات قادریہ و چشتیہ کے سلاسل عالیہ کو سوخت کہنا
متواترات کا انکار کرنا ہے۔ کتب حضرات صوفیہ کرام ان سلاسل کریمہ کے
اتصال پر شاہد ہیں۔ فقیر علیل وکلیل ونحیف وضعیف لہذا اسی قدر پر بس کرتا ہے۔

ع درخانہ اگر کس است یک حرف بس است۔

واللہ تعالیٰ اعلم فقیر محمد حامد رضا قادری عفی عنہ،

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بلا شبہ صرف سلسلۂ مداریہ میں ابتداً بیعت مریدی از روئے اصول
طریقت ناجائز ہے۔ مگر جب کہ قادریہ یا چشتیہ یا سہروردیہ یا نقشبندیہ وغیرہا
سلاسل مفصلہ میں سے کسی میں بیعت کرے اور مداریہ میں محض تبرک کے لئے

بیعت کرلے تو جائز ہے کذا فعل مشایخنا الکرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم۔

فقیر ابو الفتح عبید الرضا محمد حشمت علی قادری رضوی لکھنوی غفرلہ

حامدا و مصلیا و مبسملا سلاسل مبارکہ عالیہ قدسیہ قادریہ و چشتیہ کا اتصال بحمدہٖ تعالیٰ آفتاب نیم روز سے زائد روشن و آشکار۔ عمرو کی بکواس سے آفتاب نیمروز پر خاک نہیں پڑسکتی ہے۔ عمرو کو اپنی اس گستاخی و بدتمیزی سے جو اس سے اکابر محبوبان خدا اور سول رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی شان میں سرزد ہوئی توبہ کرنا چاہئے۔ سلسلۂ بدیعیہ مداریہ میں چوں کہ حضرت بدیع الدین مدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد وسائط کا اتصال حضرت مدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ اکابر مریدان عظام مثل حضرت مخدوم شیخ سعد الملۃ والدین خیرآبادی و حضرت مخدوم شیخ صفی الملۃ والدین سائی پوری وحضرت سند المحققین میر سید عبد الواحد بلگرامی ''صاحب سبع سنابل'' رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نزدیک محل کلام ہے جس کے وجوہ و دلائل۔ کتاب مستطاب ''سبع سنابل'' میں مسطور۔ لہذا فقیر کے اکابر کرام رضی اللہ عنہم کا طریقہ یہ رہا کہ بیعت کسی سلسلۂ متصلہ مشہورہ قادریہ و چشتیہ وغیرہا میں لیتے اور طالب کو اس کی استدعا پر سلسلۂ بدیعیہ کی بھی تبرکاً وتیمنا اجازت عطا فرماتے کما فعلہ جد نا الامجد خاتم الاکابر السید الشاہ آل الرسول الاحمدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بالرضی السرمدی کمانقلہ عنہ مولا نا المرشد الامجد حضرت سیدنا ابو احمد قدس سرہ العزیز فقیر خادم آستانہ برکاتیہ اولاد رسول محمد میاں قادری عفی عنہ۔

المشتھر

سید احمد علی شاہ عرف گھاٹا شاہ

رضوی۔ چشتی، نظامی۔ ساکن فتح گنج غربی۔ ضلع بریلی (مطبوعہ حسنی پریس بریلی)

اقتباسات از کتب مداریہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین، مفتیان شرع متین دریں مسئلہ کہ سلسلۂ مداریہ کے خلیفاؤں و پیروں نے اپنی تصانیف میں مناقب شاہ مدار رحمۃ اللہ علیہ میں یہ عبارات تحریر کی ہیں جو درج ذیل ہیں۔ کیا واقعی شاہ مدار قدس سرہ کا منصب ایسا ہے جیسا کہ ان عبارتوں سے واضح ہے۔ کیا کسی ولی اللہ کے لئے ایسے القاب کہنا جائز ہے۔ ایسا لکھنے والوں کے لئے شرع شریف کا کیا حکم ہے؟ اور ان پیروں کے ہاتھ پر بیعت ہونا جائز ہے یا نہیں؟ واضح جواب مرحمت فرمایا جائے۔

اقتباسات:

عبارت ۱: مزار پاک شاہ مدار رحمۃ اللہ علیہ پر حاضر ہو تو یہ دعا پڑھے:۔

یامدار الذی لا بدایۃ لذاتہ و لا نہایۃ لملکہ یا مدار الدنیا والاخرۃ یا مدار السموات والارض۔

(معمولات ابو الوقار ص ۷)

عبارت ۲: روایت ہے کہ روز ازل کو جب کہ ملائکہ نے بحکم رب الجلیل تین صفیں روحوں کی مرتب کیں تو صف اول ارواح انبیاء علیہم السلام اور صف دوم میں ارواح اولیاء عظام اور صف سوم میں کل مخلوق کی روحیں داخل کیں تو بفحوائے کل شئی یرجع الیٰ اصلہ سیدالابرار حضرت زندہ شاہ مدار کی روح پاک دوسری

صف سے نکل کر صف اولیٰ میں داخل ہونے لگی۔ حکم ہوا کہ تم صف اول اور صف ثانی کے درمیان رہو کیونکہ مرتبہ مدار یہ درمیان نبوت اور ولایت کے ہے۔

(میلاد زندہ شاہ مدار ص ۲۷)

عبارت ۳:۔ جب حضرت قطب المدار رضی اللہ عنہ کے چہرۂ انور سے دو ایک نقاب اٹھ جاتا تھا تو مخلوق خدا سجدے میں گرنے لگتی تھی کیونکہ جس طرح آدم علیہ السلام مسجود ملائک گزرے اسی طرح حضرت قطب المدار مسجود خلائق گزرے۔

(میلاد زندہ شاہ مدار ص ۴۳ ذوالفقار بدیع ص ۱۰۶)

عبارت ۴: تحقیق جب اللہ تعالیٰ زمین وآسمان کو چھ روز میں پیدا فرما چکا اور عرش معلیٰ پر جلوہ نما ہوا تو اسی قطب المدار کے دوشوں سے گزر کر اپنے انوار سے مشرف فرما کر جمیع اولیاء واتقیاء، غوث وقطب پر اس کو افتخار بخش کر عرش بریں پر رونق فزا ہوا اور آواز آئی کہ جن کے قدم تمام اولیا اللہ کی گردن پر ہیں ان کی گردن پر تیرا قدم ہے۔

(میلاد زندہ شاہ مدار ص ۹)

عبارت ۵: حضرت خاتم النبیین علیہ التحیۃ والتسلیم زمانہ نبوت سے پہلے درجۂ قطب المدار پر تھے وہی مرتبہ حضرت زندہ شاہ مدار کو آپ نے عنایت فرمایا۔

(میلاد زندہ شاہ مدار ص ۲۷)

عبارت ۶: جو درجات و مدارج علویہ کہ جمیع انبیاء سابق کو عطا فرمائے گئے تھے وہ بلکہ اس سے اعلیٰ و افضل جناب نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کو عطا کر کے حضرت

کے سر مبارک پر تاج شفاعت کا رکھ کر رحمۃ للعالمین فرمایا علیٰ ھذا القیاس حضرت سید بدیع الدین قطب المدار رضی اللہ عنہ کو تمام گردہ اولیاء واتقیاء میں اخذ کر کے پروردگار عالم نے جملہ کاروبار انتظامات باطنی کا مختار بنا کر مدار العالمین فرمایا۔

(ذوالفقار بدیع ص ۲۶)

عبارت ۷: در القاب وآداب حضرت بدیع الدین مدار رحمۃ اللہ علیہ۔
خاتم ولایت کبریٰ، عیسیٰ زماں، حضرت مدار دو جہاں وغیرہ وغیرہ

(میلاد زندہ شاہ مدار ص ۱۷۔۳۲)

عبارت ۸: منقبت در شان شاہ بدیع الدین مدار رحمۃ اللہ علیہ۔
زینت حق زین اللہ، لمعہ محمد نجم اللہ: مظہر احمد مجمع اللہ، لا الہ الا اللہ۔ پیدا ہوئے فتح اللہ، فخر ولایت صفۃ اللہ، مرشد عالم مرید اللہ، لا الہ الا اللہ۔ مخزن حق بدیع اللہ، نور محمد ظہر اللہ، آئینہ دل مظہر اللہ۔ لا الہ الا اللہ۔ کیجے اعانت ظہر اللہ بہر خدا مظہر اللہ۔ اے عقدہ کشا نذیر اللہ۔ لا الہ الا اللہ۔
شمع حق منیر اللہ۔ (مہدیٔ دین مدار اللہ: ضیغم دشت رسول اللہ۔ لا الہ الا اللہ

(میلاد زندہ شاہ مدار۔ ص ۱۸)

عبارت ۹: نقشۂ مرشد تھا رسول اللہ سے ملتا ہوا!
حق تو یوں ہے خاص تھا اللہ سے ملتا ہوا

(میلاد زندہ شاہ مدار ص ۴۲)

عبارت ۱۰: فیوضات واحکامات دربار نبوی سے صادر ہوتے ہیں اس کی

اطلاع بلا واسطۂ غیرے حضرت قطب المدار رضی اللہ عنہ کو ہوتی ہے اور آپ اپنے ماتحتوں کو درجہ بدرجہ پہنچاتے اور وہ حضرات جو امور قابل اطلاع ہوتے ہیں وہ حضرت موصوف کی خدمت میں پیش کرتے ہیں اور آپ دربار نبوی میں عرض کرتے ہیں۔

(میلاد زندہ شاہ مدار ص ۲۷)

عبارت ۱۱:

مدار العلمیں برقعہ اٹھا دو روئے انور سے
یہ کب تک طالب دیدار اے رشک قمر تر سے

جو چاہے دیکھ لے حضرت کا اعجاز مسیحائی
جلا دیتے ہیں مردوں کو وہ اپنی ایک ٹھوکر سے

(میلاد زندہ شاہ مدار ص ۴۴)

المستفتی :۔ اراکین بزم محبان اولیاء بریلی شریف
۹ شعبان المعظم ۱۴۰۰ھ مطابق ۱۴؍ جون ۱۹۸۰ء

جوابات مفتیان عظام

(حضرت) سید حسن میاں صاحب مدظلہ العالی
سجادہ نشین درگاہ برکاتیہ مارہرہ شریف

حضرت شاہ بدیع الدین مدار قدس اللہ تعالیٰ سرہ العزیز یقیناً اور قطعاً اولیاء کاملین سے ایک بافیض ہستی ہیں۔

اس حقیقت کے اظہار میں مجھے کوئی باک نہیں، لیکن صرف اپنی اغراض نفسانی کے پورا کرنے کے لئے ان کا نام لینے والے موجودہ دور کے نام نہاد جاہل مداری جنہوں نے وہ مذکورہ بالا عبارتیں لکھیں اور چھاپ کر شائع کیں ان پر وہ تمام احکام شرعیہ جو اوپر مذکور فتویٰ ہیں، صادر کئے گئے ہیں لاگو ہوتے ہیں اور فتوائے مذکور یقیناً اور قطعاً حق و صحیح ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

فقیر برکاتی سید حسن بقلم خود
سجادہ نشین درگاہ برکاتیہ مارہرہ ضلع ایٹہ (یو۔پی)

صح الجواب والمجیب مثاب واللہ الہادی وھو تعالیٰ اعلم ریاض احمد سیوانی غفرلہ سابق خادم رضوی دارالافتاء محلہ سوداگران بریلی شریف۔

جواب ۲

(تاج الشریعہ مفتی) اختر رضا خاں صاحب ازہری

۷۸۶/۹۲ الجواب بعون الملک الوھاب ۔ عبارات مندرجہ سوال ملاحظہ ہوئیں۔ سب سے پہلی عبارت میں حضرت سیدنا بدیع الدین مدار قدس سرہ کو یوں موصوف کیا۔ کہ: "لا بداية لذاته ولا نهاية لملكه"۔ یعنی ان کی ذات کی کوئی ابتداء نہیں ۔ گویا اس قائل کے نزدیک حضرت مدار قدس سرہ العزیز کی ذات ہمیشہ سے ہے اور یہ کہنا مدار قدس سرہ کو واجب کہنا ہے جو خاص وصف ذات باری تعالیٰ ہے۔ تو اس قائل نے معاذ اللہ "سیدنا مدار" کو خدا ٹھہرایا اور یہ کفر صریح ہے۔ ۔ اور دوسرا فقرہ یعنی لانهاية لملكه ۔ یعنی سیدنا مدار کی حکومت کی نہایت نہیں ۔ اس کا ظاہر بھی مسئلہ ضروریہ دینیہ کا انکار ہے ۔ یہ بات ضروریات دین سے ہے کہ عالم فانی ہے اور جو فانی ہے اس کو نہایت ضرور ہے۔ اور یہ قائل یہ بک رہا ہے کہ ملک مدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ بے نہایت ۔ تو بالبداہت غیر فانی اور قائل کے نزدیک سیدنا مدار علیہ الرحمہ کا ملک پوری دنیا و آخرت ہے اور اس کے بقول ان کے ملک کی نہایت نہیں تو آپ ہی دنیا کو بے نہایت و غیر فانی ۔ بتایا اگر یہی معنی مراد لئے تو بے شک کفر کا اعتقاد کیا اور ایمان برباد کیا۔ توبہ تجدید ایمان بہر صورت لازم اور "مدار الدنیا والآخرة" اس کا خاصہ ہے جسے قرآن عظیم نے رحمة للعلمین بتایا اور وہ ہمارے نبی خاتم الانبیاء علیہ التحیة

والثناء ، آپ کے سوا کسی اور کو جس طرح رحمة للعالمین کہنا حرام اسی طرح "مدار الدنیا والآخرة مدار العالمین" کہنا حرام ۔ واللہ تعالیٰ اعلم ۔

عبارت ۲: ۔ اس روایت کا ثبوت دینا مداریہ کے ذمہ ہے ۔ ان پر لازم ہے کہ کتب معتمدہ مستندہ سے اس کا ثبوت بہم پہنچائیں اور یہ فقرہ " بفحوائے کل شیئ یرجع الی اصلہ " صاف یہ مطلب دیتا ہے کہ سیدنا مدار علیہ الرحمہ اس قائل کے نزدیک اصل میں نبی ہیں اور یہ جو لکھا کہ تم صف اول اور صف ثانی کے درمیان رہو کیونکہ مرتبۂ مدار یہ درمیان نبوت اور ولایت کے ہے ۔ ۔ ۔ یہ جملہ سیدنا مدار علیہ الرحمہ کی تمام اولیاء پر تفضیل میں صریح ہے اور یہ محتاج دلیل بلکہ اپنے اطلاق سے تمام صحابہ پر خصوصاً سیدنا ابوبکر صدیق پر فضیلت مدار بتاتا ہے اور یہ انکار فضلِ صحابہ و فضل صدیق ہے اور افضل صحابہ کا انکار بیدینی ہے اور یہی اس روایت کے بے اصل ہونے کو قرینۂ کافیہ ہے ۔ واللہ تعالیٰ اعلم ۔

عبارت ۳: سیدنا مدار علیہ الرحمہ کے احوال میں شیخ عبد الحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ نے بھی یہ لکھا ہے کہ ۔ جس کی نظر آپ کے جمال پر پڑتی بے اختیار سجدہ کرتا اخبار الاخیار شریف میں ہے کہ : ۔ ہر کرا نظر بر جمال او افتادے بے اختیار سجود کردے " ۔ ۔ ۔ مگر سیدنا آدم علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام سے تشبیہ دینا بے ادبی ہے جس سے توبہ لازم اور تجدید ایمان بھی اور بیوی والا ہو تو تجدید نکاح بھی کرے کہ آدم علیہ السلام کو مسجود ملائکہ اور شاہ مدار کو مسجود خلائق کہنا صراحۃً مدار صاحب کو آدم علیہ السلام سے افضل بتانا ہے اور یہ کفر ہے واللہ تعالیٰ اعلم ۔

۴: ۔ روایت مندرجہ کا ثبوت کتب معتمدہ سے مداریہ کے ذمہ ہے اور اللہ تعالیٰ کے لئے جو مدار علیہ الرحمہ کے دوشوں سے گزرنا ذکر کیا ۔ ۔ ۔ مسلمانوں کے عقیدہ کے خلاف ہے کہ اللہ تعالیٰ جسم نہیں اور گزرنا صفتِ جسم ہے ۔ جس سے وہ منزہ ہے اسی سے اس روایت کی بے اعتباری عیاں ہے ۔ واللہ تعالیٰ اعلم ۔

۶،۵:۔ مداریہ پر اس روایت کا بھی ثبوت دینا لازم ہے اور ’’مدار العلمین‘‘ کہنے کا حکم معلوم ہوا کہ حرام ہے بلکہ ظاہر اس کا معنیٰ کفری رکھتا ہے کہ مدار العلمین کہنے سے جملہ انبیاء پر فضیلت مدار لازم اور یہ کفر ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

۷:۔ ’’مدار دو جہاں‘‘ خاص بہ حضور علیہ السلام ہے کسی اور پر اس کا اطلاق ناجائز و حرام ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ اور ’’عیسیٰ زماں‘‘ کہنا بھی مدار علیہ الرحمہ کے لئے صورۃً ادعاء نبوت کا پہلو رکھتا ہے اس سے بھی احتراز لازم اور توبہ وتجدید ایمان۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۹،۸:۔ کلمات مندرجہ میں ’’ظہر اللہ‘‘ سخت معنیٰ کفری میں صریح ہے کہ ’’ظہر‘‘ بمعنیٰ پشت متبادر ہے اور اللہ تعالیٰ اس سے منزہ۔ اور ’’مجمع اللہ‘‘ مہمل یا معنیٰ کفری کا محتمل اور بہ ہر تقدیر ممنوع۔۔ اور ’’لاالٰہ الا اللہ‘‘ کے متصل بلا فصل یہ جو ’’مخزن حق بدیع اللہ‘‘ کہا ممنوع ہے کہ ’’لاالٰہ الا اللہ‘‘ کے ساتھ حق اتصال ’’محمد رسول اللہ‘‘ کو ہے تو یہ حضور علیہ السلام کی خصوصیت ہے کوئی دوسرا اس میں مزاحم نہیں ہو سکتا اور خود ’’بدیع اللہ‘‘ دو وجوہ کفر پر مشتمل ایک یہ کہ ’’بدیع‘‘ بمعنیٰ ’’مُبدِع وخالق‘‘ خاص اللہ عزوجل کی صفت ہے قال اللہ تعالیٰ ’’ھل من خالق غیر اللہ‘‘۔ اور ’’بمعنیٰ مخلوق بے نظیر‘‘ بھی آتا ہے اور انسانوں میں بے مثال انسان حضور محمد رسول اللہ علیہ السلام ہیں لہذا کسی فرد بشر کو مطلقاً بے قرینہ تحقیق مقالی یا حالی بے مثال کہنا حضور علیہ السلام کی خصوصیت اسے دینا ہے اور یہ کفر ہے اور جس قوم کی اصطلاح جداگانہ ہے اس سے یہ توقع نہیں کہ اس نے یہ لفظ عرف عام کے طور پر بولا ہوگا بلکہ نظر بہ افراط وغلو کہ اس طائفہ کا معمول ہے۔ اغلب ارادۂ اطلاق ہی ہے اور قول مذکور کے کفری ہونے کو ایک یہی وجہ بس ہے اور فقہاء کے نزدیک قائل پر حکم کفر کے لئے بھی کافی۔ فتح القدیر میں ہے:۔ قیل بکفر بمجرد اطلاق ما یوھم القصص وھو حسن

او بربناء مختار اس وجہ سے قائل اگرچہ کافر نہ ٹھہرے کہ مختار متکلمین یہ ہے کہ کلام محتمل پر تکفیر نہیں کرتے لا یفتی بکفر مسلم امکن حمل کلامہ علی محمل حسن او کان فی کفرہ خلاف و لو روایۃ ضعیفہ کذا فی رد المختار مگر احتیاطاً تجدید ایمان وتجدید نکاح کا حکم سب کے نزدیک ہے۔ (در مختار میں ہے) ما فیہ خلاف یومر بالاستغفار والتوبۃ و تجدید النکاح واللہ تعالیٰ ھو الھادی للطریق السوی۔

اور ’’مدار اللہ‘‘ بھی ممنوع کہ معنیٰ کفری کا محتمل ہے اور۔۔۔ ’’مہدی دین‘‘ سے غالباً امام مہدی‘‘ کہنا مراد ہو ورنہ ’’ہادئ دین‘‘ میں کیا مضائقہ تھا؟ بالجملہ اگر وہ مراد فاسد ہو تو دروغ بے فروغ وحرام و قد خاب من افتریٰ۔ صدق اللہ العظیم۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بالجملہ اکثر عبارات مندرجہ کفریات وخرافات اور بے اصل باتوں پر مشتمل ہیں ایسی باتیں سنی صحیح العقیدہ نہیں کر سکتا عالم ہونا بڑی بات ہے۔ ایسوں کے عقائد پر مطلع ہوتے ہوئے ان سے بیعت ہونا حرام، حرام، حرام، بدکام بدانجام بلکہ ’’کفر‘‘ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

اور انہیں معظم ومحترم جاننا بھی یہی حکم رکھتا ہے۔ در مختار میں ہے تبجیل الکافر کفر واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ
۲۸ شعبان ۱۴۰۰ھ دارالافتاء منظر اسلام سوداگران
مہر دارالافتاء منظر اسلام سوداگران بریلی شریف
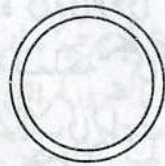
جواب:۳

مولانا مولوی مفتی محمد شریف الحق صاحب امجدی

دار الافتاء اشرفیہ، قصبہ مبارکپور ضلع اعظم گڑھ

الجواب ۸۶/۷/۹۲

۱: حضرت سیدنا بدیع الدین مکن پوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ولایت و جلالت شان اپنی جگہ مسلّم ہے ان کی ایسی مدح وستائش کرنی جو واقعہ کے مطابق ہو باعث اجر وثواب وذریعۂ نجات ہے۔ مدح وستائش میں حد سے آگے بڑھنا اور اس حد تک آگے بڑھ جانا کہ انہیں صحابۂ کرام سے افضل بتانا یا انبیاء کرام سے برتر کہنا یا اللہ عز وجل کی کسی صفت خاصہ کو ان کے لئے ثابت کرنا یہودیوں اور عیسائیوں کا طریقہ ہے۔ قرآن کریم میں انہیں فرمایا اِتَّخَذُوْا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَاباً مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ۔ ان لوگوں نے اپنے مولویوں اور سادھوؤں کو رب بنا لیا اللہ کے سوا۔ یہ ان کا دین میں غلو تھا جس سے انہیں سختی کے ساتھ منع فرمایا گیا۔ ارشاد ہے یَا اَهْلَ الْكِتَابِ لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ اے اہل کتاب اپنے دین میں حد سے آگے نہ بڑھو۔ یہ کہنا "یا مدار الذی لا بدایة لذاته"۔ کفر صریح ہے کہ یہ صراحۃً حضرت مدار کو قدیم ماننا ہے۔ قدیم ہونا اللہ عز وجل کی صفت خاصہ ہے، اللہ عز وجل کے علاوہ کسی ولی تو ولی کسی نبی کو قدیم کہنا اور قدیم ماننا کفر ہے۔ تو یونہی یہ کہنا "لا نهاية لملكه" بھی کفر ہے قرآن کریم کی متعدد آیتوں کا انکار ہے۔ حضرت مدار کے ملک کی نہایت نہ ماننے کے

لئے یہ لازم ہے کہ خود ان کی بھی نہایت نہ ہو اور وہ غیر فانی ہوں یہ قرآن کا صریح انکار ہے فرمایا گیا كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَّ يَبْقىٰ وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ۔ یونہی ان کے ملک کو غیر فانی ماننا آیت مذکورہ ونیز آیۃ لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ۔ کے منافی ہے اس لئے ان دونوں باتوں کا قائل بلا شبہ کافر و مرتد دائرہ اسلام سے خارج ہے اگر وہ کسی پیر کا مرید تھا تو بیعت ختم۔ اگر کسی سے اجازت تھی تو اجازت باطل اس پر فرض ہے کہ ان کفریات سے توبہ کرے، تجدید ایمان کرے۔ بیوی والا ہو تو تجدید نکاح کرے اور از روئے طریقت تجدید بیعت کرے اب تک اس کے جتنے مریدین تھے ان سب کی بیعت فسخ ہو گئی۔ ان سب مریدین پر از روئے طریقت لازم کہ کسی مرشد جامع طریقت سے مرید ہوں۔ اس قائل کے ان کفریات پر مطلع ہو کر جو اس کو پیر مانے گا وہ خود کافر ہو جائیگا۔ ارشاد ہے اِنَّهُمْ اِذاً مِّثْلُهُمْ اسی طرح یہ کلمہ "یا مدار الدنیا والاخرة" کہنا بھی بظاہر کفر ہے کہ یہ مستلزم ہے اس بات کو کہ قائل حضرت مدار کو انبیاء کرام کا بھی مدار مان رہا ہے یہ بلا شبہ کفر ہے۔ اسی طرح مدار السموات والارض کہنا بھی بظاہر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ برابری کا ادّعا ہے اس لئے کہ اس میں بھی کفر کا پہلو صاف ظاہر ہے۔ قائل پر اس کلمہ کی وجہ سے بھی توبہ وتجدید ایمان ونکاح وبیعت کا حکم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۲:۔ یہ روایت سراسر جھوٹ دروغ اور بالکل جعل ہے اور اس کو سچ جاننا سراسر گمراہی اور منجر علی الکفر ہے۔ اس روایت کو صحیح ماننے کا مطلب یہ ہے کہ قائل اسے صحیح جاننے والا اصل میں حضرت مدار قدس سرہ کو نبی مان رہا ہے اور یہ بلا شبہ کفر ہے نیز یہ کہ حضرت مدار قدس سرہ کو صحابۂ کرام سے افضل بتا رہا ہے یہ بھی کفر، یہ کہنا کہ مرتبۂ مداریت مرتبۂ ولایت ونبوت کے درمیان ہے، بے اصل اور ضرور بالضرور گمراہی ہے کہ اس کا ظاہر یہ ہے کہ "مرتبۂ مداریت" اس قائل کے نزدیک "صحابیت" سے بھی برتر ہے اور یہ ضرور کفر ہے اس روایت کو صحیح

ماننے والے پر بھی توبہ وتجدید ایمان ونکاح وبیعت لازم ہے۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

۳:۔یہ کہنا کہ جس طرح ''آدم مسجود ملائک گزرے'' اسی طرح ''حضرت مدار مسجود خلائق'' گزرے، حضرت مدار کی حضرت آدم علیہ الصلوۃ و التسلیم پر فوقیت و برتری بتانا ہے، یہ بھی کفر اس لئے اس قائل پر بھی توبہ وتجدید ایمان و نکاح وبیعت لازم واللہ تعالیٰ اعلم۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ نے اخبار الاخیار شریف میں بھی جو نقل فرمایا ہے اسے یوں نقل فرمایا ''گویند'' لوگ کہتے ہیں۔۔اس سے یہ ظاہر نہیں ہے کہ حضرت شیخ اس بات کو صحیح مانتے ہیں بلکہ بنظر دقیق ضعف کی طرف اشارہ ہے بلکہ حضرت شیخ نے اسی ''اخبار الاخیار'' شریف میں فرمایا ''بعضے اوضاع ایشاں برخلاف ظاہر احکام شریعت بود'' انکے بعض طریقے ظاہر شریعت کے خلاف تھے۔ص ۱۷۰

۴:۔یہ قول بھی کفریات، ضلالات، خباثات کا مجموعہ ہے۔یہ بکنا ہے کہ ''اللہ تعالیٰ قطب المدار کے دوشوں سے گزر کر عرش پر جلوہ نما ہوا'' گزر جسم کی صفت خاصہ ہے تو لازم کہ قائل نے اللہ عزوجل کے لئے جسم مانا اور اللہ عزوجل کے لئے جسم ماننا کفر صریح۔ہر جسم مرکب ہے، مرکب حادث ہے، مرکب محتاج الی الاجزاء ہر محتاج حادث وممکن۔ ''تعالیٰ اللہ عن ذلك علوا کبیرا''۔ہر جسم کے لئے مکان ہونا لازم اور ہر ذی مکان محاط۔یہ بھی کفر ہے۔یا کم ازکم ''ذی حیز'' ہونا لازم اور ''ہر ذی حیز'' قابل اشارہ حسیہ'' یہ بھی کفر۔پھر گزرنے کے لئے انتقال من مکان الیٰ مکان، لازم، اس طرح اللہ عزوجل کے اثبات مکان۔نیز لازم کہ وہ محیط کل، غیر متناہی نہ ہو۔یہ بھی کفر۔پھر اس قول کو لازم کہ بقول اس قائل کے حضرت قطب المدار کے دوش پر گزرنے سے پہلے عرش پر رونق فزا نہ تھا۔یہ بھی کفر۔اس سے ظاہر متبادر یہ کہ قطب المدار کے دوشوں سے گزر کر عرش معلیٰ پر جلوہ نما ہوا تو عرش کے ماوراء شہید نہ رہا یہ بھی کفر۔اس قائل

پر بھی اس قول کی بنا پر متعدد وجوہ سے توبہ وتجدید ایمان ونکاح لازم اور ازروئے طریقت بیعت بھی۔پھر اس قائل کا یہ بکنا کہ اللہ عزوجل نے فرمایا کہ ''جن کے قدم تمام اولیاء اللہ کی گردن پر ہیں ان کی گردن پر تیرا قدم''۔اللہ عزوجل پر جھوٹ باندھنا ہے اور اپنا ٹھکانا جہنم بنانا ہے ارشاد ہے مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا۔اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ پر جھوٹ باندھے؟ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:''من کذب علی متعمدا فلیتبوا مقعدہ من النار''۔جو مجھ پر قصدا جھوٹ باندھے وہ اپنا ٹھکانہ جہنم بنائے۔'' جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھنے والے کا ٹھکانا جہنم ہے تو اللہ عزو جل پر جھوٹ باندھنے والے کا ٹھکانا بدرجۂ اولیٰ ضرور بالضرور جہنم ہے۔اس قائل نے یہ تو مان لیا کہ بحکم الٰہی ایک ہستی ایسی ہے جس کا قدم پاک ہر ولی کی گردن پر ہے۔یہ اس ہستی کا تصرف باطنی ہے کہ اپنے دشمنوں سے اپنی فضیلت کا اقرار کرالیا۔اسی ہستی سے عداوت کی یہ سزا ہے کہ کفریات صریح کے پھونکیں اڑاتے ہیں۔انہوں نے فرمایا اور سچ فرمایا تَکْذِیْبِیْ سَمٌّ قَاتِلٌ، مجھے جھٹلانا تمہارے دین کے لئے زہر قاتل ہے اور یہ اقوال اس بات کی دلیل ہیں کہ حضرت سراج الدین سوختہ قدس سرہ نے جو حضرت مدار قدس سرہ سے فرمایا تھا ''میں نے تمہارے مریدوں کو گمراہ کر دیا'' اس کا ظہور ہے کہ حضرت مدار قدس سرہ کے مرید ہونے کا ادعا کرنے والے کس طرح گمراہ ہوئے واللہ تعالیٰ اعلم۔

۵:۔حضرت مدار قدس سرہٗ کو ''مدار العالمین'' کہنا بظاہر حضرات انبیاء کرام پر فضیلت دینا ہے۔اس قول سے بھی قائل پر توبہ وتجدید ایمان ونکاح لازم وازروئے طریقت بیعت بھی۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

۶:۔یہ بھی جھوٹ، دروغ بے فروغ ہے۔حدیث شریف میں فرمایا گیا کنت نبیا و آدم بین الروح والجسد۔ترمذی شریف میں ہے قالوا یا رسول اللہ متی وجبت لك النبوۃ قال و ادم بین الروح والجسد

(ص ۲۰۱ ترمذی شریف)

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر عالم ارواح میں بھی کوئی ایسا وقت نہیں گزرا ہے کہ حضور منصب نبوت پر فائز نہ رہے ہوں۔ اس لئے یہ کہنا کہ ”زمانۂ نبوت سے پہلے درجۂ قطب المدار پر تھے، وہی مرتبہ حضرت زندہ شاہ مدار کو آپ نے عنایت فرمایا۔“ اس حدیث کا انکار ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۷:۔ ”مدار دو جہاں“ کہنے کا وہی حکم ہے جو ”مدار الدنیا والآخرۃ“ اور ”مدار العالمین“ کہنے کا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۸:۔ ”زین اللہ“ کے دو معنی ہیں، ایک یہ کہ ”زین“ مصدر کی اضافت فاعل کی جانب مانی جائے یہ حق ہے۔

دوسرے یہ کہ ”زین“ مصدر کی اضافت مفعول بہ کی جانب مانی جائے یہ کفر صریح ہے۔ ایسا کلمہ جس کے بعض معنی صحیح ہوں بعض فاسد۔ ذات باری تعالیٰ کے لئے استعمال کرنا حرام۔ ارشاد ہے لَا تَقُوْلُوْ رَاعِنَا.

”مجمع اللہ کا اطلاق“ مہمل ہے اور اگر اس کو ”مجمع اللہ“ کہیں تو کفر۔ کسی مخلوق کو ”صفت اللہ“ کہنا کفر ہے۔ اللہ عز وجل کی صفت: قدیم، واجب، غیر متناہی، ذاتی، غیر مخلوق، غیر مملوک۔ اور ہر مخلوق حادث، ممکن، عطائی، متناہی، مخلوق، مملوک۔

”ظہر اللہ“ کے دو معنی ہیں:۔ ظہر بمعنیٰ پشت (پیٹھ) یہ کفر ہے دوسرے ”ظہر“ ظہر یظہر کا مصدر یہ معنی درست۔ مگر جب یہ کلمہ بھی دو معنی پر مشتمل ایک صحیح ایک فاسد تو اس کا اطلاق ذات باری تعالیٰ پر حرام قطعی۔

”مدار اللہ“ میں بھی دو احتمال ہیں۔ ایک معنی لغوی، اس معنی کر یہ کلمۂ کفر۔ اس لئے کہ لازم آئیگا کہ اللہ عز وجل غیر کا محتاج ہے اور یہ ضرور کفر۔ دوسرے یہ کہ ”مدار“ سے مراد لیا جائے حضرت مدار کا لقب معنیٰ عرفی، معنی یہ مراد

لئے جائیں اللہ کے محبوب مدار یہ درست ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۹:۔ نقشہ کے معنی چہرے، مہرے شکل وشباہت کے ہوتے ہیں۔ اللہ عز وجل شکل وشباہت، ناک نقشہ سے منزہ۔ پھر مثل سے پاک۔ ارشاد ہے لیس کمثلہ شیء۔ اس لئے یہ کہنا کہ ”حق تو یوں ہے خاص ہے اللہ سے ملتا ہوا“ کفر ہے کہ یہ مستلزم ہے اللہ عز وجل کے لئے نقشہ اور شکل کو اور مثل ہونے کو۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۰:۔ یہ قول بلا دلیل ہے اس کا کوئی ثبوت کوئی سند کہیں نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۱:۔ مدار العالمین“ کہنے کا حکم اوپر گزر چکا۔

خلاصۂ جوابات یہ ہے کہ قائلین مذکورین فی السوال پر بوجوہ کثیرہ کفر لازم اور بلا شبہ ان پر ان اقوال مذکورہ سے توبہ وتجدید ایمان اور اگر بیوی والے ہوں تو تجدید نکاح لازم۔ یہ لوگ اگر کسی سے بیعت تھے تو ان کی بیعت فسخ، کسی سے خلافت تھی تو خلافت ختم۔ ان کے جتنے مریدین تھے سب کی بیعت فسخ۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

کتبہ

محمد شریف الحق امجدی

خادم الافتاء اشرفیہ، مبارکپور

۱۸/ ذوالقعدہ ۱۴۰۰ھ

نشانی مہر

دار الافتاء اشرفیہ مبارکپور، اعظم گڑھ

حضور مولانا مولوی سید محمد اجمل حسین اشرفی الجیلانی

سجادہ نشین آستانۂ جہانگیریہ کچھوچھہ مقدسہ

الجواب صحیح

حضرت بدیع الدین زندہ شاہ مدار رحمۃ اللہ علیہ کی ولایت اور قطبیت میں تو کوئی شبہ نہیں مگر استفتا میں مذکورہ کتب جن میں حضرت شاہ مدار علیہ الرحمۃ کے لئے اندھی عقیدت کا اظہار یقیناً جن الفاظ میں کیا گیا ہے کفری ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔ فقیر سید محمد اجمل حسین اشرفی الجیلانی۔

مولانا مولوی پروفیسر ظہیر احمد زیدی صاحب

استاذ شعبۂ دینیات مسلم یونیورسٹی علی گڑھ

وتلمیذ صدر الشریعہ علیہ الرحمہ

دودھ پور، علی گڑھ

اللھم یا ھادی الحق و الصواب استعین

بك یا ربی الملك الوھاب

حضرت بدیع الدین شاہ مدار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مناقب میں جو

امور بیان کئے گئے ہیں جن کا حوالہ استفتاء میں دیا گیا ہے ان کی نہ کوئی سند ہے نہ اصل یہ قطعاً باطل، بے اصل و بے بنیاد ہیں۔ جوشِ عقیدت میں اہل عقیدت اس درجہ مبالغہ کرتے ہیں کہ قطعاً اللہ جل جلالہ اور اس کے حبیب پاک علیہ الصلوۃ والسلام کے احکام سے غافل ہوجاتے ہیں۔ کسی بھی روایت کو تسلیم کرنے کے لئے دو بنیادی چیزیں ضروری ہیں اول یہ کہ راوی معتبر ہو دوم یہ کہ عقائد حقہ شرعیہ واحکام الٰہیہ کے خلاف نہ ہو۔ اگر ان دونوں میں سے ایک نہ ہو یا دونوں نہ ہوں تو روایت ہرگز قابل قبول نہ ہوگی۔ مگر لوگ دین وایمان سے بے نیاز ہو کر اللہ جل جلالہ کا خوف دل سے نکال کر اپنے شیخ و مرشد کی شان میں ایسی ایسی کہانیاں بیان کرتے ہیں جو نہ صرف ان کے دین وایمان کو تباہ کرنے والی ہوتی ہیں بلکہ دوسرے ایمان والوں کا ایمان بھی خطرہ میں پڑتا ہے کہ اگر وہ ذرا بھی ان گمراہ کن باتوں پر یقین کریں تو اپنا بھی ایمان کھوئیں۔ اس طرح یہ جاہل اور اندھے مقلد اپنے پیر کی شان میں ایسے مناقت وصفات بیان کر کے جو صراحۃً شریعت کے سخت خلاف ہوں "قَدْ ضَلُّوْا وَ اَضَلُّوْا" کا مصداق بنتے ہیں۔ فاضل محقق، حضرت علامہ مولانا اختر رضا خاں ازہری زادشرفہ، وعم فیوضہ، نے جو محققانہ جواب ارقام فرمایا ہے وہ حق وصواب ہے اور ان باطل عبارتوں سے مسلمانوں کے ذہنوں میں پیدا ہوسکنے والے شک وشبہ کو دور کرنے والا ہے۔ مولیٰ تعالیٰ انہیں ماجور فرمائے، اور ان کے فتویٰ کو مسلمانوں کے لئے نافع وانفع بنائے آمین و صلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ و نور عرشہ سیدنا و مولانا

محمد و علیٰ آلہٖ و اصحابہ اجمعین۔ الفقیر ظہیر احمد زیدی غفرلہ
بیت السادات دودھ پور، علی گڑھ ۲۷؍رجب المرجب ۱۴۰۱ھ۔ ۳۱ مئی ۱۹۸۱ء۔

مولانا مولوی محمد انتخاب نعیمی قدیری صاحب

بانی الجامعۃ القدیریہ محلّہ کسرول مراد آباد۔

۷۸۶۔ فقیر قدیری نے کتب مداریہ کو بچشم خود دیکھا اور ان کی غیر اسلامی عبارات کو پڑھا بلکہ پرتاپور ضلع بریلی شریف میں علماء وصوفیاء مداریہ کو تحریری دعوت افہام و تفہیم بھی دی، لیکن مداری لوگ نہ تو اپنی غیر اسلامی عبارات پر گفتگو کرنے کو تیار ہوئے اور نہ توبہ کرنے کو۔ بلکہ حضرات علماء اہل سنت و جماعت کو سب وشتم کا نشانہ بنایا اور کرایہ کے گلیروں کو بلا کر مغلطات کا بازار گرم کیا۔ ظاہر ہے کہ نہ سمجھنے کو تیار اور نہ توبہ کرنے کو۔ اب اس کے سوا کیا چارہ ہے کہ شرعی حکم بیان کیا جائے۔

استفتاء میں جو عقائد مداریہ مرقوم ہیں ان سے مداریہ کا کفر ظاہر و باہر ہے۔ ان عبارات کے لکھنے والے کافر ہیں اور ان کو پڑھکر ان کو صحیح جاننے والے بھی اسی حکم کے حامل ہیں جن کو ان گندے عقائد و عبارات کی خبر نہیں ہے وہ اس حکم سے مستثنیٰ ہیں۔ لہذا سلسلۂ مداریہ کے مریدین کو چاہئے کہ وہ کسی سنی بزرگ کے دست حق پرست پر بیعت کریں۔ اور مداری پیروں کی بیعت خود بخود ٹوٹ چکی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کریم رؤف ورحیم علیہ الصلوۃ والتسلیم کے طفیل

قبول حق کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

کتبہ: محمد انتخاب نعیمی قدیری

۳۰؍صفر المظفر ۱۴۰۲ھ مطابق ۲۸؍دسمبر ۱۹۸۱ع بروز دوشنبہ

مولانا مولوی ابوالمعال محمد حبیب الحلیم صاحب فرنگی محلی

مفتی دارالافتاء فرنگی محل، لکھنؤ

ھو الموفق۔ اولیاء کرام کے علوم، مراتب اور مدارج کی تعیین، خالق درجات کی قدرت ہے اور انسانی شعور میں اسکا اندازہ اور صحیح علم توفیق الٰہی اور انعام الٰہی ہے۔ لیکن کسی ایسے بزرگ کے بارے میں بغیر علم حقیقی کے جو صرف اولیاء کرام کے مکشفات ہی سے حاصل ہوتے ہیں ذاتی اندازے افتراء قرار پائینگے جو بدترین معصیت بھی ہوسکتے ہیں۔ اور تصوف وسلوک کے نام پر دین و شریعت کے حدود اصول سے صرف نظر نیت درمیانی نہیں بلکہ حدودِ کفر تک پہونچانے والے ہوتے ہیں۔ پس بغیر کسی سند کے کسی قول کا نقل کرنا بھی گمراہی قرار پائے گا۔ اللہ تعالیٰ اس قسم کے شوق تصنیف و تالیف سے ہر کلمہ گو کو محفوظ و مامون بنائے کہ ایسا عمل نجات آخرت کے بجائے مواخذۂ اخروی کا باعث ہے۔ واللہ اعلم، ابوالمعال محمد حبیب الحلیم غفرلہ فرنگی محلی

نشانی مہر مفتی خادم دارالافتاء فرنگی
محل لکھنؤ ۱۲ صفر ۱۳۰۵ھ
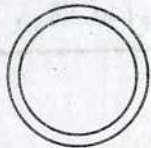
جناب (مفتی) محمد احمد صاحب عرف جہانگیر خاں صاحب
نائب مفتی اعظم ہند

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔نحمد اللہ العظیم و نصلی و نسلم علی حبیبه الکریم۔
الجواب صحیح والمجیب نجیح والمجاب علیه فی کفر صریح ۔
بدیع اللہ کی تاویل کر کے ''مبدوع اللہ'' مراد لیں تو خیر لیکن اس کے ظاہر معنی ''مُبتدع اللہ'' ہیں جیسا آیۂ کریمہ بدیع السموات والارض میں۔تو مطلب یہ ہوا کہ ''حضرت مدار اللہ کو پیدا کرنے والے ہیں، معاذ اللہ۔کروروں بار اعوذ باللہ۔ یہ تو شرک اکبر سے اخنع واشنع واشر ہوگیا۔توبہ وتجدید ایمان فرض ہے اور بیوی رکھتا ہو تو تجدید نکاح مہر جدید بھی کرے اور تجدید بیعت بھی لازم۔
واللہ تعالیٰ اعلم ثم رسوله صلی اللہ تعالیٰ علیه و علیٰ الهٖ و صحبه وسلم۔وانا الفقیر الیٰ ربه القدیر۔

محمد احمد جہانگیر غفرله ولآبائه بجاہِ البشیر صلی اللہ علیه وسلم

یکم محرم الحرام ۱۴۰۱ھ

نشانی مہر:۔نائب مفتی اعظم ہند

جناب محمد احمد جہانگیر صاحب

جناب سید محمد طاہر قادری صاحب

استفتاء میں جن عبارتوں کا ذکر ہے اور وہ عبارتیں اصلاً حرف بہ حرف مذکورہ کتابوں میں موجود ہیں تو یہ حقیقت ہے کہ وہ تمام کتابیں قابل ضبطی اور ان کے مصنفین کافر ہیں۔ بلاشبہ مصنفین نے کفر بکا ہے اور مسلمانان عالم کی اپنی کفریہ عبارتوں کی بنیاد پر دل آزاری کی ہے۔اور فتنہ میں مبتلا کیا ہے۔

خادم ملک وملت

سید محمد طاہر قادری غفرله

جناب (مفتی) محمد مشاہد رضا خانصاحب حشمتی

المجیب المخدوم العلام وارث علوم دام ظلهم الاقدس الاکابر العظام مصیب بلا کلام و من خالفه فهو معذب و مردود من اللیام و خارج من الاسلام اور جو کہے کہ حضرت بدیع الدین مدار قدست اسرارہ کے وجود کی کوئی ابتداء نہیں جیسا کہ سوال ا کی عبارت بتارہی ہے اگر اس سے قائل کی مراد یہ ہے کہ حضرت مدار صاحب قبلہ علیہ الرحمہ معاذ المولیٰ تعالیٰ، قدیم ہیں تو وہ عند الفقہائے الکرام کافر و مرتد ہے اور کثیر نصوص کا منکر اور جو ان کے ملک کو دائم وباقی ولایزال مانے وہ آیہ کریمہ '' لمن الملك الیوم لله الواحد القهار '' کا بظاہر منکر ونافی ہے۔اسی طرح جو حضرت عارف باللہ تعالیٰ

بدیع الدین مدار علیہ الرحمۃ الغفار کو عرش پر یا فرش پر نبی مانے، بتائے وہ بھی قادیانیوں
کا چھوٹا یا بڑا بھائی ہے۔اور بلا شبہ کافر ومرتد ہے اور جو مداری حضرت شاہ بدیع
الدین مدار علیہ الرحمۃ الستار کو صحابہ کرام علیھم رحمۃ ربھم المنعام
سے افضل واعلیٰ کہے، بتائے، لکھے، وہ بھی گمراہ ہے اور جو ''مداری'' اپنے پیر کو ''خدا''
کہے اور پیر بحالت درستی ہوش ودرستی حواس اس کو اپنے لئے جائز وروا رکھے، پسند
کرے، اس پر خوش ہو، تو دونوں پیر ومرید کافر ومرتد ہیں۔اور جو ''مداری سنی صحیح''
ہوں اور گمراہوں اور بدمذہبوں سے اور فساد عقیدہ سے محفوظ ہوں اور غوث اعظم
علیٰ جدہ و علیہ الصلوۃ والسلام اور اولیائے کرام کی توہین واہانت سے
دور ونفور ہوں ان سے میل ومحبت واسلامی تعلقات رہنا چاہئے اور سلسلے کے
سوخت کی بحث اپنی جانب سے ہرگز نہ چھیڑیں۔وہ سلسلے کو سوخت نہیں مانتے اور
وہ اپنے بڑوں کے پیرو ہیں وہ اس کے ذمہ دار ہیں اور ہم اپنے اکابر خصوصاً
مخدومنا المنعم، حامل الاسرار والمعرفت حضرت سیدنا سید عبدالواحد
الماجد علیہ رحمۃ ربنا رب المحامد کے۔الفقیر الیٰ ربہ القدیر۔محمد مشاہد رضا
خاں حشمتی غفرلہ ربہ الغفور الکبیر۔

اسماء مبارکہ

ان مفتیان عظام وعلماء کرام اور سجادگان ذوی الاحترام کے جنہوں نے اس مسئلہ کا
بالتفصیل نمبر وار جواب تحریر فرمایا اور تصدیقات مع مہر کے فرمائیں ملاحظہ فرمائیے۔

ا۔حضور شیخ الانام سید حسن میاں صاحب قبلہ سجادہ نشین درگاہ برکاتیہ مارہرہ مطہرہ ضلع ایٹہ

۲۔حضور الحاج جلالۃ العلم والفضل مفتی اختر رضا خاں صاحب ازہری قادری قائم مقام حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ والرضوان۔مرکزی دارالافتاء بریلی شریف۔

۳۔حضرت مولانا مولوی مفتی محمد ریحان رضا خاں صاحب رحمانی نبیرۂ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مہتمم الجامعۃ الرضویہ منظر اسلام بریلی شریف۔

۴۔حضرت مولانا مولوی الحاج الشاہ المفتی شریف الحق صاحب امجدی دارالافتاء اشرفیہ مبارکپور ضلع اعظم گڑھ۔

۵۔حضرت مولانا مولوی مفتی قاضی عبدالرحیم صاحب مرکزی دارالافتاء محلہ سوداگران بریلی شریف۔

۶۔حضرت مولانا مولوی مفتی محمد فاروق صاحب قادری
دارالافتاء دارالعلوم منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف۔

۷۔حضرت مولانا مولوی مفتی محمد عزیر احسن صاحب
دارالعلوم منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۸۔حضرت مولانا مولوی مفتی محمد ایوب صاحب نعیمی۔
رضوی دارالافتاء جامعہ نعیمیہ۔مراد آباد۔

۹۔حضرت مولانا مولوی مفتی مظفر احمد صاحب
مدرسہ برکات العلوم داتا گنج ضلع بدایوں شریف۔

۱۰۔حضرت مولانا مولوی مفتی محمد جہانگیر خاں صاحب (خطیب وامام منارہ مسجد بمبئی ۳)

۱۱۔حضرت مولانا مفتی عبید الرحمٰن صاحب (رضوی دارالافتاء محلہ سوداگران بریلی شریف)

۱۲۔حضرت مولانا مولوی مفتی مشاہد رضا خاں صاحب حشمتی (پیلی بھیت شریف)

۱۳۔حضرت مولانا مولوی مفتی عزیز الرحمٰن صاحب رضوی

مفتی اعظم گجرات ۔دارالافتاء شاہ عالم احمد آباد۔ گجرات

۱۴۔حضرت مولانا مولوی مفتی ریاض احمد صاحب سیوانی

۱۵۔حضرت مولانا مولوی مفتی شمس الدین صاحب قاضی پاڑہ اودے پور راجستھان)

۱۶۔حضرت مولانا مولوی مفتی محمد اشفاق حسین صاحب نعیمی
دارالعلوم اسحاقیہ، جودھپور، راجستھان

۱۷۔حضرت مولانا مولوی مفتی جلال الدین احمد صاحب
جامعہ اشرف کچھوچھہ شریف فیض آباد۔

۱۸۔حضرت مولانا مولوی مفتی عبدالواحد صاحب ادارۂ شرعیہ پٹنہ بہار

۱۹۔حضرت مولانا مولوی مفتی محمد ناظم علی قادری
دارالافتاء منظر اسلام بریلی شریف۔

۲۰۔حضرت مولانا مولوی مفتی خورشید احمد صاحب رضوی۔کامٹی، ناگپور (ایم۔پی)

۲۱۔مولوی مفتی محمد حبیب الرحمٰن صاحب اجملی مشاہدی مدرس دارالعلوم فخر العلوم۔
گونڈہ (یوپی)

۲۲۔مولانا مفتی پسرزادہ حکیم سید محمد بشیر قادری چشتی۔یونٹ ۸ حیدرآباد سندھ پاکستان

۲۳۔مولوی سید ظفر الدین صاحب قبلہ اشرفی الجیلانی سجادہ نشین ومتولی درگاہ
کچھوچھہ مقدسہ

۲۴۔سید مظفر حسین صاحب ''مجاہد دوراں'' اشرفی الجیلانی سابق ایم۔پی۔
کچھوچھہ شریف فیض آباد

۲۵۔سید محمد اجمل حسین صاحب قبلہ اشرفی الجیلانی سجادہ نشین آستانۂ جہانگیریہ
کچھوچھہ شریف

۲۶۔سید محمد حسنین میاں صاحب قبلہ سجادہ نشین درگاہ برکاتیہ مارہرہ شریف ضلع ایٹہ

۲۷۔صوفی جمشید جی صاحب۔خادم خانقاہ چل پھر شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ چتوڑ
گڑھ راجستھان

۲۸۔صوفی سید مظہر اللہ شاہ صاحب چشتی نقشبندی مداری پاکستان۔وارد حال
اجمیر شریف

۲۹۔حضرت صوفی مخدوم میاں معنوی سجادہ نشین آستانہ عالیہ قادریہ چشتیہ محدث
سورتی رحمۃ اللہ علیہ پیلی بھیت۔

۳۰۔پیر سید ممتاز علی صاحب تنزیل درگاہ خواجہ صاحب اجمیر شریف

۳۱۔مولانا مولوی مفتی انتخاب قدیر صاحب نعیمی بانی مدرسہ الجامعۃ القدیریہ محلہ کسرول مرادآباد

۳۲۔مفتی ابوالمعال محمد حبیب الحلیم صاحب فرنگی محل۔لکھنؤ۔یو۔پی۔

۳۳۔مولانا محمد نعیم اللہ خاں صاحب صدر مدرس دارالعلوم منظر اسلام بریلی شریف۔

۳۴۔(مولٰینا) محمد انور علی صاحب رضوی مدرس دارالعلوم منظر اسلام بریلی شریف

۳۵۔(مولٰینا) محمد مختار احمد صاحب قادری۔صدر المدرسین مدرسہ بحر العلوم بہیڑی بریلی شریف

۳۶۔(مولٰینا) صغیر احمد صاحب رضوی۔خادم الجامعۃ القادریہ رچھا روڈ بریلی شریف۔

۳۷۔(مولٰینا) تطہیر احمد صاحب رضوی خادم الجامعۃ القادریہ مجوزہ عربی یونیورسٹی رچھا
ریلوے اسٹیشن نینی تال روڈ بریلی شریف۔

۳۸۔(مولٰینا) محمد حنیف احمد صاحب رضوی۔خادم الجامعۃ القادریہ مجوزہ عربی
یونیورسٹی رچھا (ریلوے اسٹیشن نینی تال روڈ بریلی شریف)

۳۹۔(مولٰینا) محمد اکبر خان صاحب قادری صدر مدرس مدرسہ اسلامیہ سیرت کمیٹی ڈونگر پور۔

۴۰۔مفتی سید محمد طاہر علی صاحب قادری خادم ملک وملت مہتمم دارالعلوم قادریہ
گلشن وارث شاہ دیوہ شریف۔بارہ بنکی۔

۴۱۔ حضرت مولانا مولوی غلام مصطفےٰ خان صاحب حبیبی شیخ پوری خادم خاکساران حق

۴۲۔ حضرت سید محمد ابراہیم صاحب، انصاری وارڈ۔ گوندیہ پٹنہ مقیم حال بنارس

۴۳۔ سید احمد علی وکیل جاورہ خادم آستانہ خواجہ صاحب اجمیر شریف۔

۴۴۔ مولوی محمد حسین صاحب ناگوری وارد حال اندرکوٹ اجمیر شریف راجستھان

۴۵۔ محمد عالم خاں صاحب وارد حال اجمیر شریف۔ راجستھان

۴۶۔ عزیز اللہ صاحب اُندلسی۔ وارد حال اجمیر شریف راجستھان

۴۷۔ محمد ابراہیم صاحب وارد حال اجمیر شریف راجستھان

۴۸۔ محمد یوسف صاحب اندرکوٹ اجمیر شریف راجستھان

۴۹۔ مولوی احمد مشہود صاحب رضوی حشمتی پیلی بھیت شریف (یو۔ پی)

۵۰۔ مولوی اخلاق احمد صاحب قادری گھوسوی جامعہ اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ

۵۱۔ مولوی محمد یوسف، صاحب وارد حال اجمیر شریف راجستھان۔

۵۲۔ ظہیر احمد صاحب زیدی۔ استاد شعبۂ دینیات مسلم یونیورسٹی علی گڑھ

۵۳۔ مولوی رئیس کوثر صاحب جامعہ فاروقیہ بنارس، مقیم حال اودے پور راجستھان

۵۴۔ (مولٰینا) صدیق صادق بریلوی چندوسی مرادآباد (یو۔ پی)

۵۵۔ (مولٰینا) مشکور احمد صاحب خادم الجامعۃ القادریہ رچھا۔ نینی تال روڈ بریلی شریف۔

۵۶۔ (مولٰینا) عزیز الرحمٰن صاحب خادم الجامعۃ القادریہ

۵۷۔ یوسف علی صاحب نیپالی وارد حال بریلی شریف۔

۵۸۔ محمد عنایت اللہ صاحب نقشبندی علی پوری

۵۹۔ الحاج الشاہ محمد خالد علی خاں صاحب خواجہ قطب بریلی شریف۔

۶۰۔ محمد عباس صاحب اشرفی جامعہ نعیمیہ مرادآباد (یو۔ پی)

دعاؤں کے طالب وطعاوّن
کرنے والے حضرات کے اسمائے گرامی

- ★ حضرت مولانا عدنان رضاخاں قادری
نائب صدر: آل انڈیا رضا ایکشن کمیٹی، بریلی شریف
- ★ شہزادۂ تحسین ملّت حضرت صوفی رضوان رضاخاں قادری بریلی شریف
- ★ حاجی انجم علی برکاتی ایڈووکیٹ، بریلی شریف
- ★ لئیق احمد صاحب تاج پیلیس، بریلی شریف
- ★ حافظ ساجد قدیری، بریلی شریف
- ★ ودیگر اہل سنت والجماعت کے افراد

مولیٰ تعالیٰ انکے علم وعمل میں ترقی عطا فرمائے (آمین)

FAIZA PRINTERS, Bara Bazar, Bareilly
(Arshi # 9368643470, 8475955061)